بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — خطبہ نمبر ۳

The Daily
ALFAZL
RABWAH

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

بمعہ منسلک

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۲/۲۷	۲۵ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ — ۲۳ اخاء ۱۳۵۲ ہش — ۲۳ اکتوبر ۱۹۷۳ء	نمبر ۲۴۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ر اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"عام طبیعت تو بہتر ہے لیکن خون کا دباؤ تاحال بہت کم ہے"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ربوہ ۲۲ر اخاء۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آنکھوں میں تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے آپ علاج کی غرض سے لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ احباب جماعت حضرت سیّدہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ۔ مکرم گیانی عباد اللہ صاحب مینیجر الفضل کی دائیں کلائی کی ہڈی گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ احباب جماعت کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مولوی محمد انیس الرحمٰن صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ربوہ کو ۲۶ر ستمبر ۱۹۷۳ء بروز بدھ دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم قدرت اللہ صاحب کا پوتا اور مکرم مولوی نورالدین صاحب کا نواسہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت بچے کا نام فضل الرحمٰن تجویز فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی عطا کرے [illegible] خادم دین بنائے۔ آمین۔

موجودہ عرب اسرائیل جنگ میں پوری اسلامی دنیا کو متحد ہو کر عربوں کا ساتھ دینا چاہیئے

یہ محض عربوں کا نہیں بلکہ مکّہ، مدینہ کی حفاظت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عزّت کا سوال ہے

حکومت کی طرف سے مطالبہ ہونے پر جماعت احمدیہ ثابت کر دکھائے گی کہ قربانیوں کے میدان میں اس کا قدم سب سے آگے ہے

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ اکتوبر کا خلاصہ

ربوہ ۱۹ر اخاء کو یہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے مصر اور شام کے خلاف اسرائیل کی تازہ جارحیت اور اس کے نتیجہ میں لڑی جانے والی موجودہ جنگ اور اس ضمن میں پوری اسلامی دنیا پر عاید ہونے والی ایک عظیم ذمہ داری کا ذکر فرمایا۔ اور روئے زمین کے تمام اسلامی ملکوں اور مسلمانوں کو متحد ہو کر عربوں کا ساتھ دینے اور ان کی ہر ممکن تائید و حمایت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور واضح فرمایا کہ حکومت کی طرف سے مطالبہ ہونے پر جماعت احمدیہ ثابت کر دکھائے گی کہ قربانیوں کے میدان میں اس کا قدم سب سے آگے ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ۱۹۴۸ء میں جب بڑی طاقتوں کے باہمی گٹھ جوڑ کے بل بوتے پر سرزمینِ فلسطین میں ایک یہودی مملکت معرض وجود میں لائی گئی تھی تو فوراً ہی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہودیوں کے اصل ارادوں اور اس نام نہاد مملکت کے قیام کے انتہائی خطرناک مضمرات سے آگاہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو خبردار فرمایا تھا کہ یہود کا اصل مقصد مسلمانوں کے مقدس مقامات مکّہ اور مدینہ پر قبضہ کرنا ہے۔ اسی لئے آپ نے اس وقت نہ صرف تمام عرب ممالک کو بلکہ پوری اسلامی دنیا کو متحد ہو کر اس عظیم خطرہ کا مقابلہ کرنے کی طرف نہایت زوردار الفاظ میں توجہ دلائی تھی۔ اس وقت حضرت مصلح موعودؓ کے انتباہ پر خاطر خواہ توجہ نہ دی گئی۔ اب جب کہ اس خطرہ نے ایک دفعہ پھر پوری شدّت کے ساتھ سر اٹھا کر عربوں کو مکّہ اور مدینہ کی حفاظت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی خاطر میدانِ کارزار میں اترنے پر مجبور کر دیا ہے۔ تمام اسلامی ملکوں کا فرض ہے کہ وہ ہر قسم کے اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس خطرہ کا مل کر مقابلہ کریں کیونکہ اس وقت محض عربوں کا نہیں بلکہ مکّہ مدینہ کی حفاظت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عزّت و ناموس کا سوال ہے۔

حضور نے اس امر پر افسوس کا اظہار فرمایا کہ ایسے نازک وقت میں جب کہ یہود اور ان کے حامی اپنے ہزار اختلافات کے باوجود عربوں کو نیچا دکھانے کے لئے متحد ہو گئے ہیں بعض مخالفین ہمارے خلاف من گھڑت باتیں کر کے افتراق انگیز سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ وقت باتوں کا نہیں کام کرنے کا ہے۔ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس نازک موقعہ پر اگر جناب وزیر اعظم پاکستان نے قوم کے سامنے کوئی پروگرام رکھا اور قربانیوں کا مطالبہ کیا تو جماعت احمدیہ لبیک کہتے ہوئے نہ صرف یہ کہ ان لوگوں سے قربانیوں میں پیچھے نہیں رہے گی بلکہ قومی اور ملی فرائض کو ان سے کہیں بڑھ کر جانفشانی سے ادا کر دکھائے گی کیونکہ یہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّت اور اسلام کی خدمت کی خاطر قربانیاں پیش کرنے میں ہمیشہ ہی پیش پیش رہی ہے اور اس میدان میں سبقت لے جانا اس کا ہمیشہ ہی طرّۂ امتیاز رہا ہے۔

بعد ازاں حضور نے خدائی وعدہ کے بموجب غلبۂ اسلام کی راہ ہموار کرنے کی غرض سے جماعتِ احمدیہ کے اطراف و جوانبِ عالم میں پھیلنے اور اس کے روز افزوں وسعت پذیر ہونے کا ذکر فرماتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ اس وسعت پذیری کو مؤثر اور مثمر بثمرات بنانے کے لئے ضروری ہے کہ ساتھ کے ساتھ اس وسعت کو سمیٹنے اور پیار کے بندھنوں میں باندھنے کا انتظام کر کے اسے باہمی قرب میں تبدیل کیا جائے تاکہ اطراف و جوانبِ عالم میں پھیلی ہوئی مختلف جماعت ہائے احمدیہ کے درمیان جغرافیائی فاصلے باہمی بُعد کی صورت نہ اختیار

[illegible] اس سلسلہ میں حضور نے حسب ذیل دو اہم فیصلوں کا اعلان فرمایا:

اوّل یہ کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر روئے زمین کے تمام ممالک کی احمدی جماعتیں مرکز سلسلہ میں اپنے وفود بھیجا کریں جو جلسہ میں شریک ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مشاہدہ کریں اور پھر جلسہ کے بعد خود ہی اپنی جماعتوں میں واپس جا کر انہیں ان سے آگاہ کریں یہ وفود حتی المقدور متعلقہ ملکوں کے اصل باشندوں پر مشتمل ہونے چاہئیں (اس طرح ہر ملک کی احمدی جماعتوں کا ایک وفد ہر سال جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے آیا کرے گا)

دوم یہ کہ روئے زمین کی احمدی جماعتوں کے افراد کے درمیان قلمی دوستی کا طریق رائج کیا جائے اس غرض کے پیش نظر ایک منصوبہ کے تحت ان کے درمیان اعلیٰ سطح پر دوستیاں قائم کرائی جائیں گی۔

حضور نے ان ہر دو اہم فیصلوں کی تفصیلات پر روشنی ڈالنے کے بعد اس سال سے ہی جلسہ سالانہ کے موقع پر ان ہر دو فیصلوں پر عملدرآمد کے سلسلہ میں افسر صاحب جلسہ سالانہ اور انجمن احمدیہ تحریک جدید کو ضروری ہدایات دیں اور انہیں فوری طور پر عملی جامہ پہنانے کی تاکید فرمائی۔

پبلشر مسعود احمد پرنٹر سید عبد الحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ عید الاضحیٰ

یہ عید ہمیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیوں کے تین عظیم الشان نمونوں کی یاد دلاتی ہے

حضرت ابراہیم کی قربانی۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کی مشترکہ قربانی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں قربانی کا بےنظیر نمونہ

اگر خدا کی خاطر مصائب برداشت کئے جائیں تو وہ سکینت و بشاشت کی ٹھنڈک پیدا کرنے کا موجب بن جاتے ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۲ تبلیغ ۱۳۴۸ہش / ۲۷ فروری ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کریمہ تلاوت فرمائیں۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ
لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ
اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ (الانعام ۶: ۱۶۳-۱۶۴)

پھر فرمایا :-

آج قربانیوں کی عید ہے

اور اس عید پر لاکھوں شاید کروڑوں جانور اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کئے جاتے ہیں اگر ہم یہ سمجھیں کہ اس عید پر بکری، بھیڑ، دنبے، گائے یا اونٹ کی قربانی دے کر ہم اپنی ذمہ داری کو نبھاتے ہیں تو ہم نے بہت گھاٹے کا سودا کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا (الحج ۲۲: ۳۸)

ان قربانیوں کے گوشت خدا تک نہیں پہنچتے۔ اللہ تعالیٰ تو غنی ہے اسے کسی چیز کی بھی حاجت نہیں، گوشت جس کا کھانے کے ساتھ تعلق جس کا زبان کی لذت کے ساتھ تعلق، جس کا اس خطرہ کے ساتھ تعلق ہے کہ اگر جسم کو غذا نہ ملے تو کمزوری پیدا ہو جائے گی۔ اس کی کیا ابتداء اور ساری قوتوں والے خدا کو کیا ضرورت ہے

پس یہ قربانیاں ایک یاد دہانی کی جاتی ہیں۔ اور

ایک علامت کے طور پر

رکھی گئی ہیں۔ جب ہم قرآن کریم پر غور کرتے ہیں تو ہمیں قربانیوں کے تین نمونے نظر آتے ہیں۔

پہلے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا نمونہ

ہے۔ جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کے دشمنوں کا دستور رہا ہے۔ جب آپ نے اپنی قوم کو خدائے واحد و یگانہ کی طرف بلایا اور بتوں کی بے بضاعتی اور بے بسی کی طرف توجہ دلا کر انہیں بتوں سے چھڑوانے کی کوشش کی تو وہ ناراض ہو گئے۔ کہ ہمارے باپ دادا کے دین میں رخنہ ڈالتا ہے اور ہمارے (فاسد) عقائد کو فاسد کہتا ہے اس کا کوئی علاج ہونا چاہیئے۔ انہوں نے

اپنے فاسدانہ خیالات

میں یہ سمجھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جلانے سے (انہیں آگ میں ڈال دینے سے) اپنے بتوں کی مدد کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آیا ہے کہ انہوں نے کہا

حَرِّقُوْہُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِھَتَکُمْ

(الانبیاء ۲۱-۶۹)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال کر اپنے بتوں کی مدد کرو تو اپنے معبود کی مدد کا یہ نظریہ ان اقوام میں ہوتا ہے جن کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہیں ہوتا۔ قرآن کریم نے بھی

اللہ کی مدد کرنے کا ذکر

کیا ہے لیکن تمام علمائے امت اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی مدد کی جائے وغیرہ۔ ان سے ہمدردی کی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان ان کے کام آئے۔ بہرحال یہ تو اسلام یا الٰہی جماعتوں کا نظریہ ہوتا ہے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کا نظریہ یہ تھا کہ ابراہیم کو آگ میں ڈال کر اپنے بتوں کی مدد کرو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس امتحان کو جوانی کی زندگی میں برداشت کیا تھا (نیز دوسرے ابتلاؤں کو بھی) اللہ تعالیٰ کی خاطر اس کی رضا کے حصول کے لئے بشاشت کے ساتھ اور سکونِ قلب اور سینے کی ٹھنڈک کے ساتھ برداشت کیا اور اس یقین سے برداشت کیا کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ ہو سلامت اور کامیاب وہی رہا کرتا ہے۔

چنانچہ جب آپ کے دشمنوں نے آپ کو آگ میں ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے اس آگ کو کہا کہ

بَرْدًا وَّ سَلٰمًا (الانبیاء ۲۱: ۷۰)

یعنی حکم ہوا کہ یہ آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے احساسات میں دکھ کی آگ نہ پیدا کرے بلکہ خوشی اور سکینت اور

بشاشت کی ٹھنڈک

پیدا کرے۔ تو "بَرْدًا" کا معجزہ احساس سے تعلق رکھتا ہے اور سلٰمًا کا معجزہ جسم سے تعلق رکھتا ہے)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ غیر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو تکالیف کیوں پہنچتی ہیں؟ آپ فرماتے ہیں کہ ان سے جاکر پوچھو کہ خدا کی راہ میں انہیں جو پہنچتا ہے جسے تم تکالیف، دکھ اور مصائب اور ایذاء سمجھتے ہو آیا وہ بھی ان چیزوں کو تکالیف، مصائب اور ایذاء سمجھتے ہیں یا بڑی لذت اور سرور پہنچانے والی چیزیں سمجھتے ہیں

خدا تعالیٰ نے ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال میں یہ بتایا کہ جو حقیقتاً خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والے اور اس کی عظمت اور اس کے جلال اور احسان اور اس کی توحید اور اس کی رحمت اور اس کی رأفت کے جلوے دیکھنے والے ہیں وہ ان دکھوں کو دکھ نہیں سمجھتے۔ ان آگوں کو آگ نہیں سمجھتے یہ آگ ان کی بلکہ ان کے غلاموں کی غلام ہو جاتی ہے۔ وہ ان دکھوں کو اس آگ کو بَرْدًا ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تیرے ذریعہ سے دنیا پر یہ ثابت کر دوں گا کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو وہ تباہ نہیں ہوا کرتا وہ سلامتی کا وارث ہوتا ہے وہ خدائے سلام سے سلامتی کو حاصل کرتا ہے اس کو ہلاکت کے چشمے اور شیطان کے منصوبے ہلاک نہیں کر سکتے

پس ایک قربانی جس کا نقطہ آسمان تک پہنچا، جسے خدا نے قبول کیا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی تھی۔ اور قرآن کریم نے ہمیں اس مثال میں بتایا کہ جو قربانیاں قبول ہو جاتی ہیں، جو تقویٰ کی روح سے زندہ ہوتی ہیں۔ وہ خدا کو محبوب ہو جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں دو معجزے دکھاتا ہے

ایک دنیا کے دکھوں کو ٹھنڈا کر دیا جاتا ہے اور وہ خوشی کا اور لذت اور مسرت کا موجب بنتے ہیں ایذاء کا موجب نہیں بنتے اور دوسرا معجزہ یہ دکھاتا ہے کہ ساری دنیا جلا دینے، پیٹنے، ہلاک کرنے اور مٹا دینے پہ تلی ہوئی ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کے فرشتوں کی یہ آواز فضاؤں میں گونج رہی ہوتی ہے کہ یہ وہ قوم ہے جس پر اللہ تعالیٰ اپنی سلامتی کو نازل کرتا ہے۔ پس ایک تو دشمن کا منصوبہ جو مٹانے کے لئے کیا جاتا ہے رد ہو جاتا ہے اور دوسرے وہ سلامتی بن جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کے نتیجہ میں دو معجزے دکھاتا ہے جنہیں وہ قبول کر لیتا ہے جیسا کہ میں نے ابھی کہا کہ جو تقویٰ کی روح سے زندہ ہوتے ہیں۔

قربانی یہ ابتدائی نمونہ اسوہ کے طور پہ ہمارے سامنے دکھ رہی ہے دوسری قربانی جو اسوہ کے طور پر رکھی گئی وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی باہمی قربانی تھی کہ

ایک رؤیا میں دکھایا گیا

کہ ایک عظیم قربانی لینا چاہتا ہوں اور تیرا امتحان یہ ہے کہ آیا اگلی نسل کو اس رنگ میں تربیت دی ہے کہ وہ اس قربانی کے بوجھ کو بشاشت کے ساتھ برداشت کرلے چنانچہ بعض کے نزدیک وہ ظاہری طور پر خواب پوری کرنے لگے اور بعض کے نزدیک وہ محض تعبیراً پوری ہوئی ہرحال جو اسکی تعبیر تھی وہ یہی تھی کہ خدا کی راہ میں بظاہر موت کو قبول کرنا اور خدا کی راہ میں بظاہر موت میں اپنے پیارے بچے کو پھینک دینا۔ خدا تعالیٰ نے کہا میں یہ قربانی لینا چاہتا ہوں۔ تیری آزمائش ہو چکی اور تو ہماری رحمتوں کا وارث بن گیا۔ اب ایک آزمائش اور ہے کہ آیا تیری تربیت صحیح ہے یا نہیں۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی تھی اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام میری راہ میں قربانی دیں ورنہ اگر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا بیچ میں حصہ نہ ہوتا تو زبردستی پکڑ کے ذبح کر دیتے لیکن انہوں نے اس طرح نہیں کیا بلکہ قرآن کریم نے بتایا ہے کہ انہوں نے کہا کہ اس طرح میں نے خواب دیکھی ہے کیا تو یہ قربانی دینے کے لئے راضی ہے؟ تو ان کا فوری طور پہ بے تکلف جواب یہ تھا۔

"اِفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ" (الصّٰفّٰت ۳۷: ۱۰۳)

اللہ کا جو حکم ہے وہ کرو۔

"سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ" (الصّٰفّٰت ۳۷: ۱۰۳)

خدا کے فضل اور اس کی توفیق سے تو مجھے صابر نوجوانوں میں پائے گا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جس رنگ میں وہ قربانی لی اس سے ایک داغ بیل ڈالی گئی ایک بہت عظیم قربانی کی جس کا مکہ کے ساتھ تعلق تھا۔ ان کو اس وقت

بے آب و گیاہ صحرا میں اکیلے چھوڑ دینے کا حکم ہوا

کعبہ کی عمارت کے آثار مٹ چکے تھے۔ بنیادیں ریت میں دبی ہوئی تھیں۔ نہ وہاں پانی تھا، نہ کھانے کی کوئی چیز تھی۔ تھوڑا سا راشن دیا اور ان کو کہا خدا کا حکم ہے یہاں ٹھہر جاؤ۔ خدا کے حکم سے آپ چلے گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے اس اجتماعی قربانی کو قبول کیا اور نہ صرف اس دنیا کی زندگی کے سامان پیدا کئے بلکہ اس قربانی کے نتیجہ میں اس عظیم انسان کو پیدا کیا جس نے ساری دنیا کی روحانی زندگی کے سامان پیدا کر دیئے اور دراصل یہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظیم قربانیوں کی طرف اشارہ تھا کہ قربانی لے کر وہاں اس جگہ پہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو آباد کر دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی نسل کو پہلے دن یہ سبق دیا کہ تم نے اپنی آنے والی نسل کی صحیح تربیت کرنی ہے۔ تمہاری قربانیاں تبھی مقبول ہونگی جب اگلی نسل کی تربیت کی ذمہ داری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی تم تباہ ہو گئے اور اگلی نسل بھی اسی طرح بشاشت کے ساتھ علیٰ وجہ البصیرت اور خدا تعالیٰ پر پورا وثوق اور یقین رکھتے ہوئے کہ وہ سلامتی پیدا کرتا ہے اس کی راہ میں ایثار کے نمونے دکھائے گی۔ ان قربانیوں کے بعد اللہ عزوجل قوم کے لئے ہلاکت کے سامان پیدا نہیں کیا کرتا۔ افراد کی زندگیاں تو قربان ہو جاتی ہیں۔ مسلمان بڑے فخر کے ساتھ شہید ہوتے ہیں لیکن یہ دکھ اور یہ مصائب اسلام اور امتِ مسلمہ کی ہلاکت کے لئے نہیں آتے۔

تیسری قربانی

جو اس سلسلہ میں عظیم تر قربانی ہے وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے آپ کی بعثت کے وقت مکہ معظمہ اگرچہ ظاہری طور پر آباد تھا۔ وہاں مکانات بھی بنے ہوئے تھے۔ وہاں بظاہر انسان بھی رہتے تھے لیکن حقیقتاً وہاں انسان کی آبادی نہ تھی کیونکہ انسانیت ان کے اندر پائی نہیں جاتی تھی اور وہ انسان جس کا تعلق اپنے پیدا کرنے والے رب سے ہونا چاہیئے وہ انسان وہاں کوئی نہ تھا۔ تو اس جنگل میں روحانی آنکھ دیکھ رہی تھی کہ بے آباد جنگل ہے گو مادی اور دنیوی آنکھ یہ دیکھ رہی تھی کہ لوگ آباد ہیں مگر جس کا داؤ چلتا ہے، جو چاہتے ہیں کر لیتے ہیں اور وہ ہر قسم کے فساد کے اندر مبتلا ہیں اور ہر قسم کی صلاحیت سے وہ محروم ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس غیر آباد مقام پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا۔ غیر آباد اس معنے میں کہ روحانی طور پر وہ غیر آباد تھا۔

جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو وہاں آباد کیا گیا تو ممکن تھا کہ کوئی قافلہ راہ بھٹک کے ہی وہاں آجاتا اور اُن کے پانی کا انتظام ہو جاتا اور کھانے کا انتظام ہو جاتا۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ وہ جگہ تھی جہاں جو بھٹکے ہوئے تھے وہ پانی اور کھانے کا انتظام نہیں کر رہے تھے بلکہ پانی روکنے اور کھانا بند کرنے کا انتظام کر رہے تھے جیسا کہ میں ابھی مختصراً بتاؤں گا۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے

آپ نے مکہ کے لوگوں کے حالات دیکھے۔ روحانیت سے اُن کا بُعد دیکھا۔ اللہ تعالیٰ سے ان کی دُوری دیکھی۔ بتوں کا انہیں غلام پایا۔ فطرتیں اُن کی مسخ پائیں تو شروع میں آپ نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق خفیہ تبلیغ کی تبلیغ کا اعلان نہیں کیا بلکہ جو دوست تھے، واقف تھے رشتہ دار تھے، جن کے ساتھ تعلق تھا انہیں سمجھانا شروع کیا کہ بتوں کی پرستش چھوڑ دینی چاہیئے اور اللہ تعالیٰ جو واحد و یگانہ ہے اس کی پرستش کرنی چاہیئے اور یہ عرصہ تھوڑا نہیں بلکہ تین سال کا لمبا عرصہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مکی زندگی کا قریباً ۲۰ ۔ ۲۱ فیصد زمانہ ہے جس میں یہ خفیہ تبلیغ رہی ہے اور اس عرصہ میں چند ایک مسلمان ہو گئے جو انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ میں آپ کو اس چیز کی طرف توجہ نہیں دلا رہا کہ وہ خفیہ تبلیغ کا زمانہ تھا بلکہ میں اس چیز کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس قسم کے ظالم لوگ تھے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم خداداد نورِ فراست سے اس نتیجہ پر پہنچے کہ اگر آج اعلانیہ اور کھل کے تبلیغ کی گئی تو یہ لوگ پوری کوشش کریں گے کہ اسلام کو مٹا دیں اور اس وقت تک چونکہ چند ہی ساتھی تھے اور ان کی تربیت بھی آپ کے پروں کے نیچے ایک وقت کے بعد مکمل ہونی تھی ان کی زندگیاں خطرے میں پڑ جائیں گی اور جو اصل مقصد اسلام کی ترقی اور ساری دنیا میں پھیلانے کا ہے اُسے بہت زبردست خطرہ پیش آئے گا۔ یہ خطرہ کامل اور حقیقی تربیت سے قبل مول نہیں لینا چاہیئے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ایسا کیا۔ پس اس قسم کے ظالم لوگ تھے وہ۔ پھر تین سال جب گذر گئے اور آپ کے ساتھی آپ کی تربیت حاصل کر چکے نیز خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے اُن منکروں میں سے بھی بہت سوں کے دلوں کے زنگ کو اُن روحانی اثرات اور قوتِ قدسی کے نتیجہ میں جو اللہ تعالیٰ اپنے مامور یا عبد کے ذریعہ پیدا کر دیتا ہے دھونا شروع کیا اور کچھ ایک دل نسبتاً نرم ہو گئے تو اللہ کے حکم سے کھلی کے تبلیغ کی جانے لگی۔

پھر تین سال کے قریب مکی زندگی کا ایک ایسا دور ہے جس میں کھلی تبلیغ اور بڑی شدید مخالفت ہوئی۔ اب

یہ قربانی کا تیسرا نمونہ ہے

جو کامل اسوۂ حسنہ ہے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا نمونہ کامل اسوۂ ہے اور آپ کی تربیت اُمتِ مسلمہ کیلئے ایک کامل نمونہ ہے کہ کس رنگ میں آپ نے تربیت کی۔ چنانچہ یہ تربیت اُن تکالیف اور مصائب سے ظاہر ہوتی ہے جو آپ کے صحابہ کو سہنے پڑے اور جس قسم کی سخت زندگی میں اُن کو گذارنا پڑا۔ یہ واقعات بتاتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی نہایت کامیاب اور نہایت اعلیٰ درجہ کی تربیت تھی۔ یہ تین سال گذر گئے۔ پھر جب مشرکین مکہ کو اس میں کامیابی نظر نہ آئی تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ اب انکا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ نہ ان سے کوئی رشتہ کرے۔ نہ کلام کرے۔ نہ کوئی تعلق نہ اُن کو کھانے پینے کے لئے کچھ دیا جائے۔ جہاں تک حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو بے آب و گیاہ صحرا میں آباد کرنے کا تعلق تھا ہو سکتا تھا کہ اللہ کے فضل سے کوئی قافلہ آجاتا اور غذا دے دیتا۔ اُن کے کھانے پینے کا انتظام تو نہیں تھا کیونکہ چند دن کی خوراک تھی۔ لیکن پانی اور کھانے کے راستے بند نہیں تھے۔ یہی راستے تھے جو کھلے۔ ایک زمین کا راستہ تھا اور ایک آسمان کا راستہ تھا۔ یعنی فرشتوں نے قافلوں سے کہا کہ وہاں جاؤ۔ صحرا میں پانی پیدا کر دیا کہ ان کے لئے جذب کا موجب بن جائے۔ لیکن یہاں نہ صرف یہ کہ کھانے پینے کا سامان نہیں تھا بلکہ دروازوں پر پہرے تھے۔ اور اتنا سخت محاصرہ تھا اور اتنی سخت تنگی تھی صحابہؓ کو اور ان کے ساتھ ان کے ایسے رشتہ داروں کو جو آپ کا ساتھ دیتے تھے اگرچہ ایمان نہیں لائے تھے کہ ایک صحابی کہتے ہیں کہ بھوک کی وجہ سے ہمارا یہ حال ہوتا تھا کہ ایک دفعہ ایک چیز پر میرا پاؤں پڑا اور میں نے محسوس کیا کہ یہ نرم سی چیز ہے۔ رات کا وقت تھا اندھیرے میں میں نے اُسے اٹھایا اور کھا گیا۔ جب بتاتے تھے کہتے تھے کہ مجھے آج تک پتہ نہیں کہ وہ تھی کیا چیز!

ایک اور بڑے بزرگ صحابی روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ اتفاقاً وہاں ایک سوکھا ہوا، پرانا چمڑا مل گیا میں اس کو لے گیا اور اچھی طرح صاف کیا، دھویا، اُبالا اور نرم کر کے کئی دن تک یہ میری ضیافت تھی۔ میں اس پر گزارہ کرتا رہا۔ اس قسم کی شدید بھوک اور پیاس کی تکلیف میں سے وہ گذر رہے تھے۔ اور صرف پانچ یا سات دن کے لئے نہیں بلکہ قریباً

ڈھائی، تین سال

یہ محاصرہ رہا اور اس قسم کی تنگی رہی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور

ہمارے محبوب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عجیب شان ہے

اور آپ کی قوتِ قدسیہ کا عجیب اثر ہے کہ اتنا لمبا عرصہ تکالیف برداشت کرنے کے باوجود ایک شخص نے بھی ارتداد اختیار نہیں کیا بلکہ وہ سب کے سب مضبوطی کے ساتھ اپنے مذہب پر، اپنے دین پر قائم رہے۔ پھر خدا تعالیٰ نے اس آزمائش کے بعد جس میں نبی اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے لئے ایک نمونہ بنے اور تربیت میں بھی ایک نمونہ بنے اور آپؐ کے صحابہ رضؓ نے دنیا کو نہایت شاندار قربانیوں کا نمونہ دکھایا خدا تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ ان کفار میں سے ہی جنہوں نے یہ محاصرہ اور بائیکاٹ کیا تھا کچھ لوگ اس کے خلاف ہو گئے اللہ تعالیٰ نے ایک معجزہ دکھایا ان کے دل اس معاملہ میں نرم کر دیئے اور محاصرہ اُٹھ گیا۔

پھر جب کچھ آزادی ملی تو ایک دن نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خیال پیدا ہوا کہ مکہ والوں کو میں نے پیغامِ حق سنایا ہے۔ کچھ نے قبول کیا ہے۔ باقیوں نے قبول نہیں کیا۔ بہرحال ساری دنیا کے لئے جو مذہب ہے اس کی اشاعت اب مکہ سے باہر بھی کرنی چاہئے۔

آپؐ طائف چلے گئے

اور قریباً دس دن وہاں ٹھہرے لیکن ان سخت دل بدقسمت لوگوں پر بھی کوئی اثر نہیں ہوا۔ بعض نے خاموشی اختیار کی لیکن بعض نے بڑا سخت رویہ اختیار کیا اور جب ان لوگوں سے وقتی طور پر مایوس ہو کر کہ اب یہ میری بات نہیں سنتے۔ آپؐ واپس ہوئے تو انہوں نے طائف کے بچوں اور اوباش قسم کے لوگوں کو کہا۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے پیچھے جاؤ اور تنگ کرو۔ چنانچہ تین میل تک جس کا مطلب یہ ہے کہ ۴۵ منٹ سے ایک گھنٹہ۔ کیونکہ راستہ کا تو مجھے علم نہیں۔ اگر راستہ مشکل ہو تو وقت زیادہ لگتا ہے۔ سہل ہو تو جلدی طے ہو جاتا ہے بہرحال ۴۰۔۵۰۔۶۰ منٹ میں طے ہوا ہوگا۔ تین میل تک یہ لوگ آپؐ کو گالیاں دیتے اور آپؐ پر پتھر برساتے پیچھے پیچھے ہو لئے۔ اور آپؐ کا یہ حال تھا کہ پتھروں کے لگنے سے جو خون بہہ رہا تھا اس سے سارا جسم خون آلود ہو گیا تھا۔ اور جب یہ ہو چکا اور اللہ کے نبیؐ نے اور اس کے محبوبؐ نے

خدا کی راہ میں قربانی کا ایک بے نظیر نمونہ

پیش کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے بھی کہا کہ پاک بندہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں پیدا کرنا چاہتا تھا جس کی وجہ سے میں نے انسان کو پیدا کیا۔ اس وقت تم نے یہ کہا تھا کہ اے خدا! تو اس دنیا میں فسادی اور خون بہانے والے پیدا کرنا چاہتا ہے یعنی ایک ایسا سلسلہ ہوگا جس میں فساد ہی ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ تو خدا تعالیٰ نے فرشتوں کو کہا کہ میں نے تمہیں کہا تھا کہ جو میرے علم میں ہے تمہارے علم میں نہیں۔ آؤ آج تمہیں بتاؤں کہ میرے علم میں کیا تھا؟ تم سمجھتے تھے کہ فساد کرنے والے اور خون کرنے والے انسان اس دنیا پر پیدا کئے جا رہے ہیں۔ لیکن جس انسان کو میں پیدا کرنا چاہتا تھا۔ اس کو آج جا کے آزما لو اور دیکھو کیا وہ فساد پیدا کرنے والا یا خون کرنے والا ہے؟

چنانچہ فرشتے سے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور آپؐ سے کہو کہ طائف والوں نے آپؐ کو بہت دکھ دیا۔ جب آپؐ شہر کو چھوڑ کے جا رہے تھے۔ اس وقت بھی آپؐ کو نہیں چھوڑا اور ناسمجھ اور اوباش قسم کے لوگوں کو پیچھے لگا دیا۔ جنہوں نے تین میل تک آپؐ کو گندی گالیاں دیں، پتھراؤ کیا۔ سارا جسم خون خون ہو گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو طائف کے گرد جو پہاڑیاں ہیں۔ ان کو ان کے اوپر پھینک دیا جائے اور ساری آبادی کو تباہ کر دیا جائے تب مقصدِ حیات (صلے اللہ علیہ وسلم) نے جواب دیا کہ یہ پہاڑیاں ان پر نہیں گرائی جائیں گی اور یہ لوگ تباہ نہیں کئے جائیں گے۔ کیونکہ مجھے امید ہے کہ ان میں سے ہی وہ لوگ بھی پیدا ہوں گے جو اپنے رب کی شناخت کرنے لگیں گے اور خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے لگیں گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتوں کو بھی سبق سکھایا اور ہمیں بھی سبق سکھایا اور ہمارے لئے نمونہ بنے۔

دو طرح کا نمونہ

ایک یہ کہ اگر ہمیں اللہ کی راہ میں قربانیاں دینا پڑیں اور مصائب برداشت کرنے پڑیں تو جس طرح میں نے برداشت کئے ہیں۔ اسی طرح اگر تم میرے ساتھ محبت رکھتے ہو تو تم بھی خدا کی راہ میں تکالیف اور مصائب کو برداشت کرنا اور دوسرے اسی رنگ میں نمونہ کہ ہر نسل اگلی نسل کی تربیت اس رنگ میں کرے کہ وہ اسوۂ نبویؐ کی پیروی کرنے والی ہو اور خدا کی رضا کی جستجو میں دنیا کی ذلتوں اور دنیا کی حقارتوں اور دنیا کی ایذا رسانیوں اور دنیا کے پتھراؤ کی کوئی پرواہ نہ کرے۔

یہ اسوہ اور نمونہ ہے جو دنیا کے سامنے

محمد صلے اللہ علیہ وسلم

نے پیش کیا اور اپنے اور بیگانے اس پر حیران بھی ہوئے اور اس کی تعریف بھی کی۔ لیکن دنیا ان بے وقوفوں اور اوباشوں کی سنت کی تو اتباع کرنے کے لئے بڑی جلدی تیار ہو جاتی ہے۔ جنہوں نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور آپؐ پر پتھراؤ کئے لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی پیروی کی طرف متوجہ نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے

اور قربانی کی حقیقی روح کو وہ سمجھنے لگیں اور خدا تعالیٰ سب دنیا کو۔ تمام انسانوں کو یہ توفیق عطا کرے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ پر چل کر خدا تعالیٰ کے محبوب بن جائیں اور اس کے حضور ایسی قربانیاں پیش کریں جو مقبول ہوں اور جن کے نتیجہ میں

بَرْدًا وَّ سَلٰمًا

کے حالات پیدا ہو جائیں یعنی ان دکھوں کو وہ کوئی دکھ نہ سمجھیں اور اس پختہ یقین پر قائم ہوں کہ ساری دنیا مل کے بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو مٹا نہیں سکتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو ہی

محمد صلے اللہ علیہ وسلم

کے راحت بخش خنک سائے تلے جمع کر دے۔ آمین ؎

(الفضل ۲۳ اپریل ۱۹۶۹ء)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار "الفضل" خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسائلِ عید

مرسلہ: ـــــ سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

عید ایک انعام ہے جو رمضان المبارک کے اختتام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومن بندوں کو عطا کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاک بندے اس ماہ کی عبادتوں کی توفیق پانے پر خوشی اور مسرت محسوس کرتے ہیں اور اسلامی روح کے مطابق اس کے اظہار کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجا لاتے ہیں اور نفل ادا کرتے ہیں۔

عید کے روز ایک مسلمان کو صبح سویرے بیدار ہونا چاہیئے اور غسل سے فارغ ہو کر حسب استطاعت صاف ستھرا اور ممکن ہو تو نیا لباس زیب تن کرنا چاہیئے۔ عید کے موقع پر مسلمان چھوٹے ہوں یا بڑے سب جمع ہوتے ہیں اور اسی قسم کے اجتماعوں سے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی ہے کہ مناسب تزئین کی جائے اور خوشبو لگائی جائے۔ دانتوں کو مسواک سے صاف کیا جائے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز عید الفطر سے قبل ضرور کچھ نہ کچھ تناول فرمایا کرتے تھے۔ پھر حضرت انسؓ سے ہی روایت ہے کہ حضور کھجوریں استعمال فرمایا کرتے تھے جو تعداد میں طاق ہوا کرتی تھیں۔ بے شک اس حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ اس موقعہ پر صرف کھجوریں ہی کھائی جائیں اور اس کے علاوہ کوئی اور چیز استعمال نہ کی جائے لیکن اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع میں حضورؐ کے اس عمل کی لفظاً لفظاً بھی پیروی کرے تو یقیناً یہ چیز بھی عشق اور محبت کی دلیل ہو گی۔

ہر مومن کے لئے فرض ہے کہ وہ نماز عید پڑھنے سے قبل صدقۃ الفطر ادا کرے۔ یہ صدقہ فی کس ایک صاع (اندازاً تین سیر) اناج یا اس کا نصف بصورت جنس یا اس کی قیمت واجب ہے۔ ہر خاندان کے سربراہ کو چاہیئے کہ وہ یہ صدقہ اپنے خاندان کے ہر فرد (جو اس کے زیر کفالت ہے) کی طرف سے یہ صدقہ دے۔ صدقۃ الفطر اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ غربا کو بھی عید کی خوشی میں شریک کیا جائے کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ ہر شخص کو اتنے پیسے مل جائیں کہ وہ کپڑے بنوا سکے اور عید کے روز نسبتاً اچھا کھانا پکا سکے اگر اس سے زیادہ دیا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:-

"اغنوھم عن طواف ھذا الیوم" (بیہقی)

کہ غربا کو کم از کم اس روز در بدر پھر کر مانگنے سے بچایا جائے اور ان کی ضروریات گھر بیٹھے پوری ہو جائیں۔

نماز عید کے لئے ہر چھوٹے بڑے مسلمان کو بشرطیکہ وہ معذور نہ ہو عیدگاہ کی طرف جانا چاہیئے اسلام نے عید میں عورتوں کی شرکت کو بھی ضروری قرار دیا ہے۔ بلکہ یہاں تک ہدایت کی ہے کہ وہ عورتیں بھی جنہیں طبعی تقاضوں کے باعث نماز سے رخصت ہے جمع ہوں اور دعا میں شریک ہو کر اس دن کی برکت اور خوشی سے فائدہ اٹھائیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ آپ عید کی نماز کھلے میدان میں پڑھا کرتے اور وہاں تک پیدل جایا کرتے تھے اور پھر جس راستہ سے تشریف لے جاتے تھے آتے وقت کوئی اور راستہ اختیار کرتے چنانچہ احادیث میں ہے:-

"اذا کان یوم عید خالف الطریق" (بخاری)

کہ آپ جس راستہ سے عیدگاہ کو تشریف لے جاتے واپسی پر وہ رستہ بدل لیتے۔

عیدگاہ کی طرف جاتے ہوئے اور واپسی آتے ہوئے تکبیریں پڑھنا مسنون ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ:-

"زینوا اعیادکم بالتکبیر"

یعنی اے مومنو! اپنی عیدوں کو تکبیروں سے مزین کرو۔ تکبیر یہ ہے:-

"اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ
اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ"

عید اور اسی قسم کے اجتماعات میں دوسروں کے آرام کا خیال رکھنا چاہیئے۔ آتے جاتے وقت یا نماز کے وقت ہجوم میں کسی دوسرے کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے اور اگر کوئی ضرورت نہ ہو تو ایسی اشیاء جن سے کسی وقت بھی کسی دوسرے شخص کو کسی قسم کی تکلیف یا نقصان کا احتمال ہو ساتھ نہیں لے جانی چاہیئے۔

صدقۃ الفطر کے علاوہ بھی عید کے موقعہ پر صدقہ اور خیرات کرنی چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تلقین فرمائی ہے۔ عید کے موقع پر ایک دفعہ آپؐ نے عورتوں میں خاص طور پر چندہ کی تحریک فرمائی تو عورتوں نے اپنے زیور اتار کر حضرت بلالؓ کی چادر بھر دی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اسی غرض کے لئے عید فنڈ قائم فرمایا تھا جس میں جماعت کے ہر کمانے والے فرد کو کم از کم ایک روپیہ فی کس کے حساب سے دینے کا ارشاد ہے۔ یہ رقم مرکز میں بھجوائی جاتی ہے

عید الفطر کا وقت سورج نکلنے سے کچھ دیر بعد سے لے کر زوال تک ہے۔ عید کی نماز دو رکعت ہوتی ہے جو باجماعت ادا کی جاتی ہے اس سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کے لئے کسی اذان یا اقامت کی ضرورت ہوتی ہے۔

اس کا طریق یہ ہے کہ پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہی جاتی ہیں۔ ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں۔ اور اس کے بعد کھلے چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ آخری تکبیر کے بعد حسب قاعدہ ہاتھ سینہ پر باندھ لئے جاتے ہیں۔ جمعہ کی نماز کی طرح قرأت بلند آواز سے ہونی چاہیئے

نماز سے فارغ ہونے کے بعد امام مجمع کی طرف منہ کر کے خطبہ پڑھے جس میں عید کے مسائل اور فلسفہ اور اس موقع سے تعلق رکھنے والے دیگر امور بیان کرے۔ چونکہ خطبہ بھی نماز کا ایک اہم حصہ ہوتا ہے اس لئے مقتدیوں کو خطبہ سنے بغیر نہیں جانا چاہیئے۔

چونکہ یہ دن خوشی کا دن ہے اس لئے زائد عبادات کے علاوہ اگر اس دن اپنے ملک اور علاقہ کے رواج کے مطابق جس کی شریعت اجازت دیتی ہو خوشی کا کوئی اور طریق اختیار کر لیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ حضورؐ کے زمانہ میں عید کے موقع پر بعض حبشیوں نے گتکے وغیرہ کھیلوں کا مظاہرہ کیا تو حضور نے بھی اسے ملاحظہ فرمایا۔ ہمارے ملک میں بھی کھیلوں اور دعوتوں وغیرہ کا رواج ہے

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عید کے جملہ تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسے ہمارے لئے حقیقی عید بنا دے۔ (آمین)

بہت بڑی عید

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

"میں اپنی جماعت کو خاص طور پر تاکید کرتا ہوں اور زور سے توجہ دلاتا ہوں کہ آپ لوگوں کے لئے ایک بہت بڑی عید مخفی ہے۔ اور وہ یہی ہے کہ دنیا کے تمام لوگ آپ لوگوں کے ذریعہ حق اور راستی کی چٹان پر جمع ہو جائیں اور پھر تمام ادیان اس حقیقی نور کے چشمے سے پانی پینے لگیں جو خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت دنیا کے بچاؤ کے واسطے نازل فرمایا۔ اور جس کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔"

احباب جماعت کو علم ہے کہ ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپین ممالک میں تقریباً اڑھائی ماہ کے دورہ کے بعد واپس تشریف لے آئے ہیں۔ حضور انور کی غرض اس دورہ سے یہ ہے کہ تمام دنیا کو اسلام کے نور سے منور اور سرور کائنات حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کیا جائے۔ سو ہماری جماعت کے ہر فرد کو چاہیئے کہ اس عظیم الشان مقصد کو پورا کرنے کے لئے تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات اشاعت اسلام۔ تراجم قرآن مجید اور تعمیر مساجد ممالک بیرون کے فنڈز میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں اس بہت بڑی عید کی خوشی کو دیکھ سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین)

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

عید کارڈ کے متعلق حضرت المصلح موعودؓ کا ارشاد

حضورؓ نے فرمایا:-

"یہ اسراف ہے اور بے ضرورت ہے۔ روپیہ ضائع کیا جاتا ہے۔ بہتر ہو کہ لوگ اس کو دین کی تبلیغ میں خرچ کریں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ نوجوان اور چھوٹے بچوں میں اس کا بہت رواج ہے .... یہ بہت برا دستور ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس رسم کو ترک کر دیں۔ کیونکہ یہ فضول خرچی ہے اور اسلام فضول خرچی کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے۔" (الفضل ۶ ستمبر ۱۹۱۶ء)

(ناظر اصلاح و ارشاد)

خدام الاحمدیہ کا مرکزی سالانہ اجتماع

خدام الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ اجتماع ۲-۳-۴ نومبر ۱۹۷۳ء کی نمائندگی کے بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"ہر جماعت کا کم از کم ایک نمائندہ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں ضرور شامل ہو۔"

(الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۷۲ء)

جملہ عہدیداران جماعت خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ حضور کے ارشاد کی تعمیل کے لئے بھرپور کوشش فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی اعلیٰ کوالٹی کا کپڑا پاپلین لٹھا کیمرک ہنلالین رنگدار و پرنٹ بنانے والے

سفینہ ڈائینگ اینڈ پرنٹنگ ورکس

مقبول روڈ لائل پور

فون ملز ۷۹۴۶ — فون آفس منڈی رنگی ۲۴۸۳ — فون آفس گول کپڑا ۲۳۵۴

ہر شہر کی مارکیٹ سے سفینہ کا مال طلب کریں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

نے طبیہ عجائب گھر کے متعلق خطبہ جمعہ میں ضمناً فرمایا ۔
"ان کی دوائیں بہت مقبول ہیں"۔ (الفضل ۲۷/۵/۵۶)
سونے کی گولیاں ۔ زدجام عشق قیمت ایک ماہ ۲۰ روپے ۔ فہرست کارڈ آنے پر مفت ارسال ہوگی۔
مینجر طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

جرمولین رجسٹرڈ

نئی اور پرانی خارش داد چنبل کیل چھائیوں اور جملہ امراض کے لئے زود اثر مرہم ہر دوا فروش سے خریدیں۔ قیمت: ایک روپیہ

حمیدیہ دواخانہ
عبداللہ پور ۔ لائل پور

زدجام عشق رجسٹرڈ

طاقت کی مشہور دوا، مقوی اعصاب و مقوی اعضائے رئیسہ
قیمت مکمل کورس ۲۵ روپے
المنار دواخانہ ۔ ربوہ

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی تحریک۔

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے پس مخیر اور مستطیع احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے۔" سالانہ چندہ صرف -/۸ روپے (مینجر)

شہزین
شہزین
شہزین

مرض اٹھرا کی موثر ترین دوائی
حکیم نظام جان اینڈ سنز
ربوہ ۔ ٹنڈو محمد خان ۔ گوجرانوالہ

اس کا کیا مقابلہ

سال بعد ۱۱۵ روپے
پانچ سال بعد ۱۶۵ روپے
چھ سال بعد [illegible] روپے
سات سال بعد [illegible] روپے

- منافع پر کوئی ٹیکس نہیں لگتا
- روپیہ لگانے کی حد ہر فرد کے لئے ۲۵۰۰۰ روپے
- آپ اپنی رقم تین ماہ کے بعد جب چاہیں واپس لے سکتے ہیں

قومی بچت کے مرکز، بینک یا ڈاک خانہ سے خریدیئے

[illegible] ڈپازٹ سرٹیفیکیٹ

بواسیر PILES

خونی و بادی کے لئے
پائلز کیور (PILES CURE)
ہزاروں کی آزمودہ اور مفید پائی
کیورٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
لاہور ۔ کراچی
[illegible]

ہمیشہ ہی قابل اعتماد سروس
یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا
کی
آرام دہ بسوں پر سفر کریں (مینیجر)

Indexed CDNS 9/73

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ کا انعامی مقابلہ برائے اطفال

مجلس انصار اللہ کے زیر اہتمام ہر سال ایک انعامی مقابلہ اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر منعقد کیا جاتا ہے اس مقابلہ میں اوّل و دوم آنے والے اطفال کو اس سال سے علی الترتیب ۸/- اور ۴/- روپے ماہانہ وظیفہ بطور فیس دیئے جائیں گے۔ تمام زعماء/زعماء اعلیٰ سے گزارش ہے کہ موزوں اطفال کا انتخاب کر کے انہیں اس مقابلہ کے لئے بھجوائیں۔ اطفال کا سالانہ اجتماع خدام کے سالانہ اجتماع کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔ اس مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل نصاب مقرر ہے۔

۱۔ بچوں کے لئے تاریخ احمدیت مؤلفہ شیخ خورشید احمد صاحب

۲۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی قبل از نبوت کے مختصر حالات

۳۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از قرآن کریم

۴۔ سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی۔

۵۔ انٹرویو۔ معلومات عامہ متعلقہ اسلام و احمدیت اور ملک کے موٹے موٹے جغرافیائی اور سیاسی حالات۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بہنوئی رشید احمد جاوید صاحب لندن میں کولہے کے درد کی وجہ سے بیمار ہیں کبھی تو افاقہ ہو جاتا ہے اور کبھی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ (ڈاکٹر مرزا محی الدین (ابن ڈاکٹر) احمد حسین صاحب مرحوم) دارالصدر غربی)

۲۔ محترم چوہدری عبدالرحمن خان صاحب بنگالی مرحوم سابق مبلغ امریکہ کی اہلیہ صاحبہ چند روز سے دل میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے

(محمد امین الرحمن شاہد مربی سلسلہ احمدیہ)

۳۔ میں اکثر بیمار رہتی ہوں نیز میرے ایک عزیز بھائی محمود احمد ٹانگ ٹوٹنے کی وجہ سے لاہور میں ہیں میرے سب بچوں اور عزیزوں کے لئے رمضان کے ان مبارک ایام میں بھائیوں اور بہنوں سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (لیڈی ڈاکٹر رضیہ اقبال۔ دارالرحمت غربی ربوہ)

۴۔ مکرم ملک بشیر احمد صاحب ایم ای ایس کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے اور وکٹوریہ ہسپتال میں داخل ہیں اسی طرح مکرم شریف احمد صاحب صدر جماعت چک نمبر ۲۲ حمید آباد ضلع بہاولپور کی ہمشیرہ کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے وہ وکٹوریہ ہسپتال میں داخل ہیں دونوں کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (رانا مبارک احمد قائد علاقہ بہاولپور)

پاکیزہ عزم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ مغربی افریقہ میں اپنی اس پاکیزہ خواہش کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ

"دل چاہتا ہے کہ یہاں پانچ پانچ میل کے فاصلہ پر مساجد بنائی جائیں"

اپنے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس پاکیزہ عزم کو کامیاب کرنے کے لئے ہماری جماعت کے ہر فرد (مردوں۔ عورتوں اور بچوں) کو چاہیئے کہ ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں تاکہ دنیا کے ہر گوشہ میں مساجد تعمیر کر کے اللہ تعالیٰ کی توحید کو بلند کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

آپ کے دانت قیمتی موتی ہیں ان کی قدر کیجئے

اگر پائیوریا (ماسخورہ) کی تکلیف ہو تو پائیوریا کیور
کیریز (گھن) کی تکلیف ہو تو کیریز کیور
استعمال کیجئے۔ فی کورس ۱۰/- ڈی پی ۱۱/- دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت حاصل کیجئے
کیور ریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی
ہیڈ آفس: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون نمبرز ۶۰۶ و ۶۰۷

ڈھلائی کے ۲ بہترین صابن
اعلیٰ FEROZE اور عوامی FEROZE
کوالٹی میں بے نظیر نمکین اور بھاری پانی کے ساتھ بھی اسی قدر مؤثر، خالص اجزاء سے تیار کردہ
کاروباری حضرات درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں
فیروز کیمیکلز طالب والا روڈ سرگودھا

مرض اٹھرا کا شافی علاج حبوب مفید اٹھرا چھ صد گولیاں ۲۰ روپے

دواخانہ ناصر ربوہ گول کچہری بازار لائل پور فون ۲۰۵۴
فون نمبر ۵۳۴

فزیکل ویٹ پاکستانی
وزن میں صحیح
تیار ہو گئے ہیں۔ دکاندار، طلباء، پروفیسر صاحبان ہم سے بارعایت طلب فرمائیں
الائیڈ سائنٹیفک سٹور گمپٹ روڈ لاہور فون ۴۷۵۰۰

ضروری اطلاع
ماہنامہ تحریک جدید کا پرچہ حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے امید ہے تمام خریداران کو مل چکا ہوگا اگر کسی دوست کو پرچہ نہ ملے تو فوری طور پر اطلاع دیں تاکہ دوبارہ ارسال کر دیا جائے اگر پرچے کا چندہ آپ کی طرف واجب الادا ہے تو مہربانی کر کے ادا فرما دیں (مینیجر ایڈیٹر)

سرگودھا اور سیالکوٹ کے درمیان سفر کرنے کے لئے
کراؤن بس سروس
کی سبک رفتار۔ وقت کی پابند بسوں پر اعتماد کے ساتھ سفر کیجئے۔ (مینیجر)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۲۰ روپے
نور نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس ۳۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۵۲۶